مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمرؓ نے ۱۰۔ مارچ ۱۵ء بعد از نماز عشاء فرمایا کہ میں چاہتا ہوں ایک مختصر ٹریکٹ میں بھی ان غلط فہمیوں کا ازالہ کردوں جو ہمارے اعتقادات کی نسبت پھیلائی جاتی ہیں کیونکہ حقیقۃ النبوۃ ایک ضخیم کتاب ہے وہ ہر ایک شخص غالباً نہیں پڑھ سکے گا۔ اسکے بعد آپ بارہ بجے رات کے ۱۶ صفحے کا مضمون لکھ کر لائے جو اسی وقت کاتبوں کے سپرد کیا گیا اور ۴ بجے صبح تک کاپیاں تیار ہوگئیں اور صبح **چند غلط فہمیوں کا ازالہ** چھپ گیا۔ یہ ٹریکٹ جو صاحب چاہیں دفتر ترقی اسلام سے مفت منگوالیں ۱۶ صفحے حجم ہے محصولڈاک بھیجدیں تو بہتر ہے احباب کو تاکید کیجاتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ واقفیت میں اسے کثرت سے پھیلائیں۔ آج کے الفضل میں بھی اسکی نقل شائع کی جاتی ہے +

(۲) حقیقۃ النبوۃ سب سے اوّل مولوی محمد علی صاحب کو بھیجی گئی۔ حالانکہ باہر دوستوں کو سوائے پانچ کتابوں کے ۱۱۔ مارچ تک نہیں بھیجی گئی۔ اس سے اس قوت قلب کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اپنے حریف کو کافی موقعہ اپنے خلاف زور لگا لینے کا دیتا ہے کیونکہ صدق بہرحال صدق ہے اس بات کی پروا نہیں کہ حریف اس کی اشاعت تک کچھ نہ کچھ جواب شائع کر سکے گا +

(۳) جمعہ کا خطبہ اپنے وقت پر شائع ہوگا تو احباب دیکھینگے کہ ہمارے خلیفہ ثانی کیسے پاک ارادہ رکھتے ہیں + (۴) ۱۰ و ۱۱۔ مارچ کو بارش ہوئی + (۵) جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا بخشا ہے۔ مبارک

خلیفہ ڈاکٹر صاحب کی طبیعت علیل رہی۔ اب اچھے ہیں +

اخبار احمدیہ

۱۔ میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے ڈیرہ غازیخان میں مسئلہ خلافت و نبوت پر بڑی لمبی تقریر کی۔ مولوی عزیز بخش صاحب برادر مولوی محمد علی صاحب نے مباحثہ کرنا چاہا۔ چنانچہ ہوا۔ مولوی عزیز بخش صاحب نے پہلے اپنے اعتراض پیش کئے۔ جس کا جواب میر صاحب نے دیا۔ اسپر مولوی عزیز بخش صاحب خاموش رہ گئے +

۲۔ برادر محمد الدین سب اسسٹنٹ سرجن قادس کی سید عبد القادر فتحپوری بیمار ہسپتال نٹلی۔ ملک عبد الرحمٰن منصو انچارج ہسپتالی دعا کے لئے عرض کرتے ہیں +

۳۔ مولوی نور الدین چک نمبر ۲۴۳ سے ۱۶ کس کی بیعت بھجواتے ہیں ان کے نام فہرست مبائعین میں اپنے وقت پر شائع ہو جائینگے وہ لکھتے ہیں ہمیں مولوی محمد علی کے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

کے پیغام آئے مگر اللہ تعالےٰ نے بچالیا +

(۴) محمد ابراہیم صاحب مس گرامرت سر لکھتے ہیں حضور کی دُعاؤں کی طفیل ڈگری غلام کے حق میں ہوگئی +

(۵) قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری - حافظ محمد علی صاحب کی بیعت خلافت بھولتے ہیں اور لکھتے ہیں مہمان بکثرت آتے رہتے ہیں نماز جمعہ اور درس باقاعدہ ہوتا ہے +

(۶) محمد اللہ داد صاحب مدرس کھونڈہ - اپنے لڑکے کریم داد کے جنازہ غائب کے لئے عرض کرتے ہیں +

(۷) مختلف اضلاع اور انکے گاؤں سے طاعون کی خبریں - اور یا مسیح الخلق عدوانا کی درخواستیں آرہی ہیں +

(۸) نذیر احمد احمدی فیروز والہ (گوجرانوالہ) سے بھائی اللہ جوایا احمدی کا جنازہ غائب پڑھنے کے لئے اور تمام احمدی مبائعین کے واسطے دُعائے خیریت کے مستدعی ہیں +

(۹) ایک صاحب نے اپنی بیوی کو لکھا - کہ اگر میں تمہیں اس مکان پر بلاؤں یا تم خود آؤ - تو تم پر طلاق - اب وہ اپنی بیوی کو اس مکان پر بُلانا چاہتے ہیں - جواب لکھا گیا کہ اس مکان میں آجانے پر ایک طلاق واقع ہوگا - جس سے اُسی وقت بلا نکاح رجوع ہوسکتا ہے اگر مدت گذر جائے تو پھر بالنکاح رجوع ہوگا +

(۱۰) ایک شخص نے دریافت کیا کہ جسکو اسبات میں تمیز نہ ہوسکے کہ حق کس کیطرف ہے - فرمایا حضرت عثمان سے ابن عمر نے پوچھا کہ آپ کے بعد میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں تو انھوں نے فرمایا - جماعت کے ساتھ (جماعت وہ ہوتی ہے جو ایک زندہ امام واجب الاطاعت کے ماتحت ہو) انھوں نے سوال کیا کہ اگر جماعت والے آپ کے قائل نہ ہوں تو پھر کدھر - پھر بھی وہی جواب دیا - یعنے جماعت کے ساتھ +

(۱۱) برادر عبدالرحیم کلرک بمبیں پوسٹ آفس فرانس سے دُعا کے لئے التجا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں اپنے حفظ وامان میں رکھے +

(۱۲) ایک صاحب پوچھتے ہیں کیا رسول کریم سے بعد از نماز ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا ثابت ہے فرمایا نہیں +

(۱۳) حافظ محمد شفیع صاحب درخواست بیعت کرتے ہیں جو اس عورت کے بیٹے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی رہایش سیالکوٹ کے وقت آپ کے لئے کھانا پکایا کرتی تھی اور اب تک زندہ ہے اور حضور کے حالات سے بخوبی واقف ہے +

(۱۴) ایک احمدی نے دریافت کیا - زکوٰۃ دارالامان بھیجوں یا یہیں کسی غریب کو دیجاسکتی ہے - ارشاد فرمایا زکوٰۃ امام کے پاس جمع ہونی چاہیئے اجازت سے وہاں خرچ ہوسکتی ہے +

(۱۵) ایک صاحب لکھتے ہیں ایک غیر مبائع نے مجھ سے کہا - میاں صاحب نالائق اور گنہگار بنکر وہ خود الفضل میں اقرار کرتے ہیں اگر یہ سچ ہے تو ہم انھیں ایسا ہی سمجھتے ہیں - اگر جھوٹ ہے تو پھر جھوٹے ہوئے میں نے جواب دیا - حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے :-

کرم خاکی ہوں میرے پیارے آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اپنی منطق اسپر بھی چلاؤ - نادم ہوکر رہ گیا +

(۱۶) برادر شیر محمد خان صاحب ضلع گوجرانوالہ سے نہایت مخلصانہ الفاظ میں اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہیں لکھتے ہیں القول الفصل کے فقرہ فقرہ پر جان نثار ہوتی ہے اور اسقدر ایمان تقویت واستقامت پکڑتا ہے کہ اللہ اکبر یہ تو قدرت کی مشین چل گئی - حال ہی میں سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں دس آدمی اپنے ساتھ ملا چکے ہیں ینصرہ اللہ نصراً موزراً +

(۱۷) ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب لکھتے ہیں حضور کا القول الفصل بہت ہی مقبول ہوا ہے جس نے ایک دفعہ شروع سے اخیر تک پڑھ لیا - اسکو تو پھر سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں +

(۱۸) ایک صاحب نے ازراہ خاکساری اپنے نام کے ساتھ لکھا آپکے دروازہ کا کتا - آپنے فرمایا کہ ہم تو کتوں سے آدمی بنانے کی کوشش میں رہتے ہیں - آپ کیوں آدمی سے کتے بنیں +

جنگ یوروپ

حالات پرتگال لنڈن ۹ - مارچ - ۲۷ - فروری کو پایہ تخت میں اس بات پر بلوہ ہوا کہ وزرائے پارلیمنٹ کو طلب کئے بغیر کیوں حکمرانی کر رہے ہیں - حاکم مختار کی تجویز کا مدعا یہ ہے کہ نئے پارلیمنٹ میں ممبروں کا انتخاب ایمانداری سے ہو - سیاسی فرقہ اس تجویز کا مخالف ہے کیونکہ وہ انتخاب کو اپنی نگرانی میں رکھ کر اپنے ہم خیال ممبروں کو بکثرت بھرتی کرانا چاہتا ہے +

لنڈن ۹ - مارچ - مسٹر ہربرٹ سموال نے لنڈن میں تقریر کی کہ یہ امید کرنیکی وجہ موجود ہے کہ قسطنطنیہ کو فتح کر لینے میں زیادہ توقف نہیں ہوگا + ایلزبتھ نے سوموار کے دن چار دیگر مصافی جہازوں کے ہمراہ ڈارڈنلز میں داخل ہوکر ۱۵ - انچی توپوں سے قلعہ رومیلی مجیدیہ پر جو کلید بحر کے جنوبی گوشہ پر ہے گولہ باری کی - موسم کی خرابی معرکہ آرائی میں حارج رہی +

ہمارے سرنگ بردار جہازوں نے سرنگیں اُٹھا کر راستہ صاف کرلیا - آبنائے سے بجانب شمال فرنچ جہاز بولیر کے قلعوں پر انگریزی جہاز گولہ باری کر رہے ہیں نیز سمرنا کے قلعوں پر گولہ باری شروع ہوچکی ہے جنکی مسماری سے ترکی خطوط مواصلت کو سخت صدمہ پہنچے گا - ترکی سمندروں میں پندرہ انگریزی اور پانچ فرانسیسی مصافی جہاز اور تین برطانوی کروزر مصروف پیکار ہیں - مشرقی محاذ میں اب دریا بلینزا پر جو دارسا کے جنوب میں دریا دستولا کو جاملتا ہے شدید لڑائی شروع ہوئی ہے جس کا رخ دوسرے ہی دن روسیوں کے موافق ہوگیا +

مغربی محاذ پر بدستور مقامی معرکے ہو رہے اور شامپین کی شدید لڑائی میں فرنچ قدم بقدم زمین فتح کر رہے ہیں اور ہماری فوج جرمنوں کی کثیر التعداد افواج کو روکے رکھنے کا بیشقدر کام دے رہی ہے +

حاجیوں کے غلہ کی ضبطی دہلی ۱۰ - مارچ - اطالوی قونصل مقیم جدہ کے سخت اعتراضات کے باوجود وہاں کے ترک حکام نے تیس ہزار بوری جو ضبط کرلی ہے یہ غلہ جہاز موگا ڈور پر حرمین شریفین حجاج کے لئے بھیجا گیا تھا اور سرکار برطانیہ نے محض حاجیوں کی خاطر ممنوع اشیا میں سے غلہ کو مستثنےٰ فرمادیا تھا - البتہ سرکار انگریزی حرمین شریفین کے احترام کو ملحوظ رکھنے کی پالیسی پر برابر قائم رہے گی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مارچ ۱۹۱۵ء

آج کا اہم اور تاریخی دن
خلافت ثانی کا ایک سال

آج مارچ کی چودہ ۱۴ تاریخ ہے اور مارچ وہ مہینہ ہے جو موسم بہار کے شباب کا وقت ہونے کے باعث

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

کا جلوہ تواتر کے ساتھ دیکھ چکا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ وہی مہینہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرمایا۔ قل ایھا الکفار انی من الصادقین (۴۔ مارچ ۱۸۹۹ء) اور اس طرح جس مسئلہ کفر کو آج معرض بحث میں لایا جاتا ہے اسکا آج سے ۲۶ سال قبل فیصلہ فرما دیا۔ پھر وہی عزت دیا گیا مہینہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو الہام کر کے آنے والے واقعات اور ابتلاؤں کے متعلق مومنین کو قبل از وقت تسلی دی اور فرمایا۔

(۱) جبر گا تھا اس کے پاس آگیا (مارچ ۱۹۰۳ء) (۲) ان شانئک ھو الابتر (تیرا دشمن ہی نامراد ہو گا مارچ ۱۹۰۳ء) (۳) لا تایئسوا من روح اللہ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو مارچ ۱۹۰۵ء) (۴) جس سے تو پیار کرتا ہے میں اس سے پیار کرونگا جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہونگا (۹ مارچ ۱۹۰۶ء)
(۵) چوں قدر خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند (جب زمانہ شاہی شروع کیا تو مسلمانوں کو پھر مسلمان کیا۔ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء)
(۶) ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ کر جائیں گے۔ (۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء) (۷) چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار (۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء) (۸) مقام او مبین از راہ تحقیر۔ بدورانش رسولاں ناز کردند۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء
(۹) انا نبشرک بغلام نافلۃ لک (ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو تیری سے نسل ہوگا۔ ۳۰ مارچ ۱۹۰۶ء
(۱۰) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اے میرے اہل بیت خدا انہیں شر سے محفوظ رکھے۔ ۲ مارچ ۱۹۰۷ء

اور ہاں یہ وہی عظیم الشان مہینہ ہے جسکی ۶ تاریخ کو ہفتہ کے چھٹے دن اور ۶ بجے شام کے وقت خدا تعالیٰ نے کرامت گرچہ بے نام و نشان است۔ بیا بنگر ز غلمان محمد کا ابد الآباد تک قائم رہنے والا نشان دکھایا اور آریہ سماج کی موت پر خود آریوں کے اپنے ہاتھوں سے خونیں مہر لگا دی

پھر یہ وہ قابل ذکر مہینہ ہے جسکی چودھویں تاریخ خصوصیت کے ساتھ اہمیت کے قیمتی زیور سے آراستہ اور امتیاز کے بیش بہا خلعت سے پیراستہ ہے کیونکہ

اسی تاریخ کو گذشتہ سال مسیح موعود کا پہلا خلیفہ۔ مسئلہ خلافت کا بہترین مفسر و مشرح۔ اہل بیت مہدی سے خصوصیت کے ساتھ انس رکھنے والا اور قرآن کریم کا سچا عاشق یعنی مقدس نور الدین رحمۃ اللہ علیہ (ختم القرآن) کی بشارت کے مطابق اپنے آقا۔ اپنے ہادی۔ اپنے پیشوا اور اپنے مولا مسیح موعود کے پہلو میں مدفون ہوا۔ اور اسی تاریخ کو سیدنا نور الدین کی وفات پر برپا ہونیوالے زلزلہ سے فائدہ اٹھا کر غمزدہ احمدی جماعت پر شورش پسند گروہ کی طرف سے ایک "ضروری اعلان" نامی بم پھینکا گیا۔ جو قدرت ایزدی سے نار کی بجائے گلزار ثابت ہوا۔ اور نقصان کی جگہ نفع رسانی کا کام کر گیا۔ پھر اسی تاریخ ہاں اسی تاریخ کو مسیح موعود کا مبشر اشتہار والا بشیر فضل عمر اور بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ وعدہ الٰہی کے مطابق مسند خلافت پر متمکن ہوا۔ اور اس انتخاب سے صدمہ خوردہ قلوب کو تسلی۔ رنجیدہ دلوں کو راحت حاصل ہوئی۔ اور مایوس طبیعتوں نے عالم پریشانی و یاس میں صبح امید کی جھلک ملاحظہ کی۔

غرض جسطرح چاندنی راتوں میں وہ رات ممتاز ہے جسکی گود کو بدر کامل بھرتا ہے۔ اور جسطرح صدیوں میں وہ صدی قابل عزت و حرمت ہے جس کے سر پر مسیح موعود کی بعثت مبارک کا سہرا تاج ہے۔ اسی طرح مارچ کے مہینے میں آج کا دن خاص طور پر اہمیت و امتیاز رکھتا ہے کیونکہ

یہ وہی دن ہے جس سے خلافت ثانی کا دور شروع اور احمدیت کی ترقی کے نئے زمانہ کا آغاز ہوتا ہے۔ ہاں یہ وہی دن ہے جس کے آنے کے ساتھ آسمان نے فضل کی آمد مقدر کر رکھی تھی اور فرشتوں کو حکم تھا کہ اس اولوالعزم کے عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے ساتھ ہی قلوب کی زمین میں کلبہ رانی شروع کر دیں اور ترقی اسلام کے لئے نئے نئے ذرائع اور راستے نکالیں۔ چنانچہ اس حکم الٰہی کی تعمیل جس سرعت اور ہوشیاری کے ساتھ ہوئی ہے اس کی بین شہادت

خلافت محمود کے ایک سال

یعنی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء سے ۱۴ مارچ ۱۹۱۵ء تک ہونے والی مفصلہ ذیل ترقیات ہیں۔

(۱) اہل الرائے کہلانے والے اصحاب جاہ و دولت کی پر فتن بغاوت کا فرو کیا جانا اور قادیان کا بدستور مرکز سلسلہ قائم رہنا
(۲) صدر انجمن احمدیہ کا باوجود سابقہ قرض اور مالی مشکلات کاروبار سلسلہ کو عمدگی اور کامیابی سے چلاتے رہنا (۳) انجمن ترقی اسلام کا قیام اور اس کے ماتحت (ا) ترجمۃ القرآن انگریزی و اردو کی اشاعت کا نہایت اعلیٰ اور قابل اطمینان انتظام۔
(ب) واعظین کا تقرر جن کی تعداد اس وقت ۷ ہے (ج) تحفۃ الملوک اور حقیقۃ النبوۃ ایسی کتاب کا اردو میں اور نماز۔ الہام۔ پیشگوئیاں ایسے رسائل کا انگریزی میں شائع ہونا۔
(د) تبلیغی خط و کتابت کے انگریزی دفتر کا باقاعدہ قیام
(س) مبلغین کالج اور ہفتہ وار لیکچروں کے سلسلہ کا اجراء
(م) مختلف مقامات پر ۱۴ پرائمری سکولوں کا کھولا جانا۔
(۴) منارۃ المسیح ایسے اہم اور بابرکت کام کی تکمیل کی طرف عملی توجہ اور ہائی اسکول کی عمارت کا مکمل کیا جانا۔

پھر ان سب کے علاوہ ایک ہزار سے زیادہ غیر احمدیوں کا سلسلہ میں داخل ہونا اس امر کی بین دلیل ہے کہ آج کے دن وجود میں آنے والی خلافت محمود برکتوں کا مجموعہ اور آج کا دن اہم اور تاریخی دن ہے۔ ہم اس دن کے اور ان فضلوں کے دیکھنے پر جسقدر نازاں ہوں بجا ہے۔ للہ الحمد ولرسولہ

فٹ نوٹ (۲) صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں خلیفۃ المسیح اول کی وفات پر صرف [illegible] نقد تھا اور انجمن ۱۸ ہزار روپیہ کی مقروض تھی
(۳) انجمن ترقی اسلام کا وجود خلافت ثانی کی ایک خصوصیت اور اولوالعزم خلیفہ ثانی کے عزم ملوکانہ کا نتیجہ ہے تمام کام (جو ایک بڑی انجمن کے کاروبار کے قریباً برابر ہے) آنریری طور پر ہو رہے ہے صرف دفتر میں ایک کلرک اور ایک چپڑاسی ہے یہ اسی کفایت شعاری کا نتیجہ ہے کہ باوجود کاروبار کی اسقدر وسعت کے امسال ۱۹ ہزار کی آمد میں سے ۱۸ ہزار خرچ ہوا ہے۔

"آج کی ایک تازہ اور ضروری خبر"

"مفصلہ ذیل اشتہار (جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے) پڑھ کر احباب جماعت احمدیہ پر منکشف ہوگا۔ کہ عزت اور کامیابی صرف خدا کے مسیح کی اطاعت میں ہے۔ اسے چھوڑ کر وہ جو پہلے معزز ہو وہ ناکام اور ذلیل ہوتا ہے" ۔

"خواجہ کمال الدین صاحب کا مذہب خود ان کی زبان سے"

چونکہ لکھنؤ بلکہ ہندوستان کے اکثر مسلمان خواجہ صاحب ممدوح کے مذہب کے متعلق مختلف خیالات رکھتے ہیں۔ کوئی انکو مرزائی سمجھ کر یہ خیال رکھتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کی طرف جو اسلامی خدمتیں منسوب کیجاتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے لندن میں لارڈ ہیڈلے وغیرہ کو مسلمان کیا۔ یہ سب یا تو غلط ہے۔ یا خواجہ صاحب محض ایک حکمت عملی کے طور پر عام مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے تبلیغ اسلام کی نقالی کر رہے ہیں۔ اور اپنے مذہب کی خصوصیات سے پرہیز کرتے ہیں۔ مگر اپنا معتقد بنا کر مرزائیت کی اشاعت کریں گے اور کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرزائیوں سے بالکل الگ ہوگئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی اقتدا سے توبہ کر چکے ہیں اور اب وہ ہماری طرح خالص مسلمان ہیں یا لکھنؤ میں بھی کئی روز سے چونکہ خواجہ صاحب کے دو تین لکچر ہوچکے۔ یہ کھچڑی پک رہی ہے۔ بالآخر کل بوقت عصر چند مسلمانوں نے مولوی محمد عبد الشکور صاحب کو مجبور کیا کہ خواجہ صاحب سے ملکر ان کا مذہب دریافت کریں۔ اور مسلمانوں کو اس کشمکش سے نجات دلائیں چنانچہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۱۵ء صبح ۹ بجے جناب مولوی صاحب ممدوح خواجہ صاحب کے قیام گاہ یعنی قیصر باغ کوٹھی مسٹر محمد وسیم صاحب بیرسٹر میں تشریف لے گئے اور حسب ذیل گفتگو ہوئی ۔

جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی گفتگو

مولوی صاحب:۔ میں اسلئے حاضر ہوا۔ کہ آپ چونکہ مسلمانوں کی نیابت حاصل کرکے مسلمانوں کیطرف سے دینی کام کرنا چاہتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو جو شکوک آپکے مذہب کیطرف سے ہیں۔ انکا ازالہ کر دیا جائے

خواجہ صاحب:۔ میں بحث کے لئے تیار نہیں ہوں۔

مولوی صاحب:۔ بحث بالکل نہیں صرف یہ پوچھنا ہے کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق کیا اعتقاد رکھتے ہیں ۔

خواجہ صاحب:۔ میں مرزا صاحب کو مجدد مانتا ہوں جیسے اور بہت سے مجددین گذر چکے ہیں۔ آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں اب رہا یہ کہ مرزا صاحب کی تحریرات میں نبوت کا لفظ مرزا صاحب کیلئے موجود ہے اسمیں نبوت سے مراد ظلی اور جزوی نبوت ہے۔ اور یہ وہ نبوت ہے جو کم و بیش ہر ایک مجدد میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کا سلسلہ بعض افراد امت محمدیہ میں باقی رہیگا ۔

مولوی صاحب:۔ جواب مذکور میں دو امر قابل گذارش ہیں (۱) جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تصریح فرما دی ہے۔ کہ سوائے میرے اس تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ کوئی شخص اس خطاب کا مستحق ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے اپنے لئے وہ نبوت ثابت نہیں کی جو ہر مجدد کیلئے آپ ثابت کرتے ہیں (۲) جناب مرزا صاحب نے اپنی تحریرات میں جو نبوت اپنے لئے ثابت کی ہے یہ وہ نبوت ہے کہ بہت سے انبیاء سابقین خصوصاً حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام جیسے اولوالعزم رسول اس حیثیت نبوت میں مرزا صاحب سے گھٹے ہوئے ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ میں ہے۔ اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز نہ دکھا سکتا نیز اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے۔ کہ کیوں تم مسیح بن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو نیز صفحہ ۱۹۱ میں ہے کہ صرف یہی جواب نہیں دونگا۔ کہ مسیح معجزہ دکھا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کیلئے اسقدر معجزات دکھلائے ہیں۔ کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اسقدر معجزات دکھائے ہوں ۔

خواجہ صاحب:۔ میں اسوقت اسکا جواب نہیں دیسکتا۔ بعد میں دونگا۔

مولوی صاحب:۔ کیا آپکا ابھی قیام رہیگا ؟

خواجہ صاحب:۔ آج چلا جاؤں گا۔

مولوی صاحب:۔ تو افسوس ہے۔ مسلمانوں کا شک آپنے زائل نہ کیا۔ یہ تو آپنے کہا کہ میں مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا اور جو نبوت انکی مانتا ہوں وہ تمام اولیاء و مجددین میں ہے۔ مگر مرزا صاحب کی تعلیمات جب آپکو اس کے خلاف دکھائی گئیں۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں اسوقت جواب نہیں دیسکتا۔ پھر دوں گا ۔

گفتگو ختم ہوگئی۔ اب مسلمان کافی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت سے الگ نہیں ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو وقتی طور پر اپنا ہمخیال بنانے کے لئے نبوت کے معنوں میں تاویلات کرتے ہیں۔ جو خود ان کے نبی کی تحریر سے رد ہو جاتے ہیں۔ اس گفتگو کے وقت بہت سے حضرات موجود تھے۔ مسٹر محمد وسیم صاحب کا ڈرائنگ روم بھرا ہوا تھا۔ جن میں سے چند حضرات کے نام یہ ہیں۔ مسٹر محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ مسٹر محمد وسیم صاحب بیرسٹر جناب امتیاز احمد صاحب۔ جناب منشی رمضان علی صاحب جناب منشی حقداد خان صاحب۔ جناب سید نظیر احمد صاحب خلف نواب منصرم الدولہ بہادر مرحوم۔ جناب حافظ عبد المجید خان صاحب وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ (۱)۔ اس سے پہلے جو اشتہار خواجہ کمال الدین صاحب کے لکچر کے لئے شائع ہوا ہے۔ جس میں ان کی مدح سرائی اور ان کی اسلامی خدمات کا مبالغہ آمیز اعتراف کیا گیا ہے۔ اُس کے مشتہرین میں میرا ناچیز نام بالکل فرضی ہے۔ مجھ سے اس کے متعلق قبل از طبع بالکل نہیں پوچھا گیا۔ بعد طبع مجھ سے دریافت کیا گیا۔ تو میں مجبور تھا۔ کیونکہ وہ چھپ چکا تھا ۔

نوٹ (۲)۔ لارڈ ہیڈلے وغیرہ کا اسلام خواجہ صاحب سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ جیسا کہ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴ بہ تفصیل مذکور ہے۔ اور جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء کے وسیلہ سے پوری تحقیقات ہو گئیں۔ کہ یہ لوگ خواجہ صاحب کے جانے سے بیس برس قبل مسلمان ہو چکے تھے۔ خود لارڈ موصوف کی تحریر پنج کے خطوط اور انگریزی اخبارات سے رسالہ مذکور میں نقل کی گئی ہے۔ رسالہ مذکور شہر مونگیر خانقاہ رحمانیہ سے مل سکتا ہے ۔ فقط

المشتہر
فیض بخش۔ تاجر چکن لکھنؤ گلی پارچہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ قیمتی چار روپے حجم ۴۰۲ صفحہ آپکو دفتر الفضل قادیان سے مل سکتے ہیں ۔

(مینیجر)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا چیلنج مباحثہ منظور

وان ناضلتنی فتری اسہامی
ومثلی لایفر من النضال

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ جو عناد ذاتی اغراض اور مفاد کی بنا پر ہے وہ سلیم الفطرت اخبار بین دُنیا سے مخفی نہیں۔ اور انکی عادت ہے کہ وہ اپنے اخبار کی رونق کے لئے سلسلہ کے خلاف کچھ نہ کچھ لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جسکی اصل غرض اظہار حق نہیں ہوتا بلکہ محض شہرت +

آجکل **لاہوری** پارٹی کے اختلاف کو زیر نظر رکھ کر اہلحدیث میں بعض مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں سب سے زیادہ اہم اور قابل توجہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا

چیلنج مباحثہ ہے

لاہوری حضرات کیطرف سے من وجہ ایک چیلنج مناظرہ کا زمیندار میں شائع ہُوا تھا جسکو ہم نے منظور کیا لیکن بعد میں لاہوری حضرات نے چیلنج سے انکار کر دیا اس موقعہ پر ہمارا امرتسری مخالف کب خاموش رہ سکتا تھا۔ اس نے حضرت **مسیح موعود** کے دعویٰ **مسیح موعود** پر ایک چیلنج اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶۔ فروری ۱۹۱۵ء میں شائع کیا اور پھر اُسکی تجدید اور تکرار اخبار مذکور کی ۵۔ مارچ ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں کیا۔ اور ضمناً یہ بھی ظاہر کیا کہ یہ مباحثہ میں لاہوری فریق احمدی جماعت سے ملانے کی خاطر کرتا ہوں +

یہ ہم اور سب جانتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے چیلنج کی کیا غرض ہے؟ لیکن ہم محض **اظہار صداقت** اور **ابطال باطل** کے لئے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے **اظہار حق** کے لئے قائم کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس مقصد کو لیکر جس منصب پر مامور ہو کر آئے تھے ہم نے علی وجہ البصیرۃ اسے حق یقین کیا ہے، اسکے لئے اللہ تعالےٰ نے **منہاج نبوت** پر اسقدر دلائل اور براہین اور آیات سماوی و ارضی پیش کی ہیں کہ بجز اُس شخص کے جسکو حق سے دشمنی ہو یا جو علم اور عقل سے تہیدست ہو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم اس حق کی صداقت کیلئے اسی طریق **منہاج نبوۃ** پر خدا کے فضل اور تائید سے

ہر سلیم الفطرت حق جو سے گُفتگو کر سکتے ہیں

مولوی ثناء اللہ کی غرض اگر محض حق کی تائید اور صداقت کا اظہار تھا تو اسکو ہمارے اندرونی اختلاف یا اتفاق سے اس مباحثہ کو مشروط کرنا جائز نہ ہوتا۔ کیا مولوی ثناء اللہ کی یہ **دلی خواہش** ہو سکتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان باطل خیالات اور فرضی **اجتہادات** کے بتوں کو پاش پاش کرے اور جو **علمائے سوء** کے فیج اعوج کے زمانہ میں تراش لئے اور **گوسالہ سامری** کی جگہ انکو کھڑا کر دیا؟ **خونی مہدی** اور **خونی مسیح** کی آمد کی خوشگوار امیدوں اور جہاد بالسیف کے خوش آیند خوابوں نے انھیں حق سے دُور ڈال دیا تھا تب اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے **مسیح موعودؑ** کو نازل کیا جس سے ان حق پوش لوگوں نے عداوت کی۔ دُکھ دیا۔ اور کفر کے فتووں کے تیر اسپر اور اسکی جماعت پر چلائے۔ پس یہ مخالف الرائے علماء تو اس موجودہ اختلاف سے خوش ہوتے ہیں نہ کہ اسے ناپسند کرتے ہیں لھذا مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادعائے خیر خواہی

لا بحب علی بل ببغض معاویہ

کا مصداق ہے۔ غرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو **چیلنج مباحثہ** دیا ہے اسمیں اس شرط کو پیش کرنا کہ **لاہوری پارٹی ساتھ** ہو محض ایک حیلہ ہے جسکی آڑ میں وہ اپنے ہی پیش کردہ **چیلنج سے بھاگنا چاہتے ہیں** کیونکہ صداقت کا اظہار زید یا بکر کی رفاقت پر مبنی نہیں ہر شخص اپنے عقیدہ اور مذہب کے ثبوت کے لئے **جوابدہ اور ذمہ وار** ہے ہم نے حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کو وہی **مسیح** یقین کیا ہے جس کا **وعدہ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ اور **دلائل** اور **براہین** کے ساتھ ہم نے اس دعویٰ کا مصداق صحیح **حضرت مرزا غلام احمد** صاحب علیہ السلام کو پایا۔ پس ہم خدا کے فضل و کرم سے اس پاک نام کے لئے ایک **غیرت** اور **جوش** رکھتے ہیں اور اس **دعویٰ** کے **علیٰ منہاج نبوۃ** ثبوت کے لئے بفضلہ ہر وقت طیار ہیں اور

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں

لاہوری حضرات کو اگر ضرورت ہوگی تو وہ جدا گانہ آپ سے مباحثہ کر لینگے فی الحال ہم آپکی **درخواست** کو رد نہیں کرتے۔ بلکہ **منظور** کرتے ہیں + علاوہ بریں جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اسبات کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے اقوال و افعال کے متبع ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ آپ اس گروہ کو ہمارے ساتھ شامل کریں جو آپکے خیال میں بھی حضرت مسیح موعود کے اقوال و افعال کے خلاف کر رہا ہے بلکہ جن سے آپ جلد بغل گیر ہونے کے متوقع ہیں۔ اس لئے اگر آپ کی نیت نیک ہے اور آپ مباحثہ سے **بچنا** نہیں چاہتے اور لاہوری گروہ کو ہمارے ساتھ شامل ہونے کی شرط اپنے بچاؤ کے لئے تجویز نہیں کی تو بسم اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر ترتیب طبعی کے ساتھ علیٰ منہاج نبوۃ مباحثہ کر لو جیسا آپ درخواست کرتے ہیں۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر اس درخواست مناظرہ میں کوئی مخفی چالاکی نہیں بلکہ اظہار حق ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو اب میدان میں آجانا چاہیئے۔ ہاں اگر اس اصل پیش کردہ مجوزہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر مصالحت ہو سکتی ہے تو ہم بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ اہلحدیث کی خانہ جنگی (جس کا باعث مولوی ثناء اللہ صاحب کا وجود قرار دیا جاتا ہے اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب باہمی مصالحت کی اپیلیں کرتے رہتے ہیں) کو دُور کرنے کے لئے اسی اصل کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اُستاد کے اُستاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور رئیس نفیس اُستاد مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور غزنوی جرگہ کو جو آپسے برسر پیکار رہتے ہیں اپنے ساتھ ملالیں اور وہ سب کے سب ملکر جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں ایک ہیں آپکے منصب و دعویٰ مسیح موعود کے مباحثہ میں آپکے شریک ہوں اور آپ ان سب کیطرف سے بطور قائمقام ہوں

تاکہ یہ مباحثہ زیادہ موثر اور مفید ہو۔ اور کل فرقہ اہل حدیث کے لئے حجت ہو جاوے۔ اس طرح پر آپکی مدت کی آرزو بھی پوری ہو جائیگی یعنے اہلحدیث کی خانہ جنگی دُور ہو جائیگی۔ اور آپ کو بھی ایک سنہری موقعہ لیڈر بننے کا ہاتھ آجائے گا +

ہم پھر ایک بار صفائی سے ظاہر کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اصول مخترعہ کے موافق اپنے دشمنوں کو مقصد واحد کے لئے ساتھ ملا کر ترتیب طبعی کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود پر مناظرہ کریں اور لاہور ہی میں کریں +

ہمیں منظور ہے منظور ہے منظور ہے

ترتیب طبعی سے ہماری غرض یہ ہے کہ پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا۔ پھر عدم رجوع موتیٰ پر۔ پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اسکے مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی صداقت پر۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب بار بار رامپور کے مباحثہ کا اعلان کرتے رہتے ہیں اور رامپور میں حیات وفات مسیح پر ہی مباحثہ شروع ہوا تھا اس لئے یہ ایک مبتذل اور پامال مضمون ہے جسمیں ان کو اپنی فتح کا یقین کامل ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ انکار کریں بلکہ سب سے زیادہ خوشی ان کو ہوگی کیونکہ رامپوری مباحثہ کی تجدید اور رامپوری فتح کا اعلان دار السلطنت لاہور میں ہو جائے گا۔ اگر اس پر مولوی صاحب نے انکار کیا تو حق بین پبلک سمجھ لیگی کہ مباحثہ کا چیلنج دینے میں ہمارے امرتسری مخالف کی نیت نیک نہ تھی بہر حال ہم نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ خدا کے فضل اور کرم پر بھروسہ کر کے حق کی تائید اور اظہار کیلئے

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں

ضروری شرائط کا تصفیہ مولوی صاحب کی آمادگی کے اعلان پر انشاء اللہ بآسانی ہو جائے گا۔ اور اگر اب بھی مولوی صاحب نے چون وچراکی اور مختلف حیلوں اور حجتوں سے اس پیالہ کو جو آپ ہی اُس نے پیش کیا ہے رد کرنا چاہا۔ تو اے آسمان گواہ رہ۔ اور اے زمین سُن رکھ کہ آج پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی کے ذریعہ اس شخص پر پھر حجت کر دیگئی +

آخر میں ہم سلیم الفطرت پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہمارے اس جوابی اعلان کی رعایت سے میدان مباحثہ میں آنے کیلئے مجبور کریں +

والسلام ایڈیٹر الفضل

چند منٹ سیدنا نور الدّین کی قبر منوّر پر

۱۳- مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

یہ وہی دن ہے کہ جبکہ اے نورِ دین مصطفٰے
ہم سے تو رخصت ہوا۔ اللہ سے واصل ہوا
یاد ہے ہم کو ترا نورانی چہرہ یاد ہے
شانِ صدیقی نظر آتی تھی جس میں برملا
وہ ترا لطفِ نمایاں وہ ترا رعب و وقار
سچ تو یہ ہے تو بھی گویا جامع الاضداد تھا
جان و دل سے سب فدا تھے اور ڈرتے بھی تھے
بیٹھتے تھے پاس لیکن کانپتے تھے ہم سدا
رعب و داب ایسا کہ عرض حال بھی دشوار ہو
بے تکلف اسقدر تجھے بھی کہہ لیں ماجرا
غیر مسلم بھی ترے مدّاح پائے جاتے ہیں
تیری باتوں میں ملا کرتا تھا انکو بھی مزا
خرق عادت طور پر اخلاق میں شائستگی
تیرا قول و فعل۔ قول و فعل حزبِ مرتضیٰ
وہ جو قرآن کے معارف تو سُناتا تھا ہمیں
اور وہ پند و نصائح۔ بھول سکتے ہیں بھلا؟
جو وصیت تو نے کی۔ ہم نے اسپر عمل کیا
پالیا وہ جانشین تیرا۔ خدا کا مصطفٰے
جو عفوّ الناس ہے دل کا نہایت ہی حلیم
اور اپنی شان میں ہر دلعزیز و پارسا
احمدیت کی اشاعت میں بڑا سرگرم ہے
رات دن اس کو یہی دُھن ہے یہی ہے مشغلا
تیری آنکھیں موندتے ہی چند لوگ ایسے ہی تھے
خوب کھل کھیلے جو دل میں تھا وہ ظاہر کر دیا
پہلے تو پاؤں تلے روندا وصیت کو تری
پھر خلافت کا سرے ہی سے انھیں انکار تھا
رفتہ رفتہ پھر مسیحا سے کیا انکار یوں
ایک معمولی مجدّد کو نبی کس نے کہا ؟
انجمن پہلے خلیفہ تھی مگر کچھ دن کے بعد
اسکی بھی پروا نہ کی اور ہو گئے سب سے جُدا
احمدیت کے یہ معنے ہیں انھیں مشرک کہو
جو خلافت کے ہوں از رہِ صدق و وفا
اور سب دُنیا مسلمان ہے مگر کفار ہیں
سب مہاجر قادیاں کے اور ابن میرزا
ہاں وہی بیٹا مسیحا کا جو پیارا تھا تجھے
مصلح موعود جسکو ایک دن تو نے لکھا
وہ جو لکھتے تھے تجھے مرشد میرے آقا مطاع
اب وہ کہتے ہیں۔ طبیب اک شخص نور الدین تھا
جن کو تیرے عشق کا دعویٰ تھا وہ بھی چلدیئے
یہ وفاداری ہے ان کی مرحبا۔ صد مرحبا
جو خلافت موجب تسکین خاطر تھی کبھی
جڑ فسادوں کی بنی ان کے لئے واحسرتا
لیکن اے میرے مسیحا کے خلیفے سینکڑوں
احمدی ایسے بھی ہیں کہتے ہیں جو صلِّ علیٰ
رحمتیں نازل خدائے پاک کی تجھ پر مدام
اور تیری تبع اولاد کا غلبہ سدا
میرے آقا کا مجھے یہ مصرع تو یاد ہے
ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اکدن دیکھنا
نام ہی محمود ہے جس کا وہ کیوں مذموم ہو
یہ وہ پیارا نام ہے جان و دلم بر او فدا
ابتدا ہی سے ہمیں نسبت ہے کچھ اس نام سے
یاد آیا یکہ برما رفت طرفہ ماجرا
یعنی وہ محمود حق۔ مہدی ہوا مطلوب قوم
جسکی یادِ حسن میں آسان ہے سب کچھ چھوڑنا
لیجئے اب اکمل محزون کو رخصت دیجئے
حاضر دربار ہو گا پھر کبھی خادم ترا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

جب انسان جلد بازی سے کام لیتا ہے۔ اور بغیر کافی غور کرنے کے ایک بات پر بحث کرنے کے لئے آمادہ ہوجاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور بجائے راستی کو پانے کے دروغ پر ہاتھ مارتا ہے۔ اور اپنے ساتھ اور بہت سے بے خبروں کو بھی باطل کے عمیق گڑھے میں گرا دیتا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے رسالہ "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" پر جو میں نے رسالہ القول الفصل لکھا تھا۔ اس کے ایک حصہ کے جواب دینے کی مولوی محمد علی صاحب نے کوشش کی ہے۔ اور مجھ افسوس ہے۔ کہ انہوں نے بہت سی غلط فہمیوں میں پڑ کر بہت سے اور لوگوں کو بھی حق کے سمجھنے سے روکا ہے۔ اور جلد بازی سے کام لے کر میرے مضمون پر کافی غور کئے بغیر ہی اس کا جواب لکھنے کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ جب آپکا رسالہ میرے پاس پہنچا۔ اور میں نے اُسے پڑھا۔ تو اس کے پڑھتے ہی میں نے معلوم کر لیا۔ کہ بجائے اس کے کہ مولوی صاحب رسالہ القول الفصل کو پڑھکر ان غلطیوں سے متنبہ ہوتے جن میں آپ گرفتار تھے۔ آپ نے اس کے جواب لکھنے کی فکر میں اس رسالہ کی عبارت پر بھی غور نہیں کیا۔ اور چند اور غلط فہمیوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور القول الفصل کی کسی غلطی کا ازالہ تو کیا کرنا تھا۔ اپنی سمجھ کی بعض غلطیوں کو دور کرنے لگ گئے۔ اور گو بعض وہ اشخاص جنھوں نے رسالہ القول الفصل نہ پڑھا ہو۔ دھوکا کھا جائیں۔ کہ جناب مولوی صاحب نے واقع میں القول الفصل کی کوئی سخت غلطی معلوم کر لی ہے۔ لیکن جو لوگ القول الفصل کے مضمون سے آگاہ ہیں۔ وہ اس رسالہ کو دیکھتے ہی معلوم کر لینگے کہ مولوی صاحب موصوف نے بجائے القول الفصل کی کسی غلطی کا ازالہ کرنے کے خود ایک غلطی ایجاد کی ہے۔ اور پھر اس کا جواب دینا شروع کر دیا ہے۔ مگر چونکہ ممکن تھا کہ مولوی صاحب کے رسالہ کو کوئی شخص میرے رسالہ کی تردید خیال کر لیتا۔ اس لئے میں نے اس رسالہ کے پہنچتے ہی اس کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کر دیا۔ لیکن بعد میں مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ مسئلہ نبوت پر ایک مستقل کتاب لکھی جائے۔ تاکہ اپنی جماعت کے لوگ اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور آئندہ ہر رسالہ کے جواب دینے کی ضرورت نہ رہے۔ اور ہر جگہ کے احمدی خود بخود ہر اعتراض کا جواب دینے پر قادر ہو جائیں اور انہیں ایسے ٹریکٹوں کے جواب کے لئے قادیان سے جواب شائع ہونے کی انتظار نہ کرنی پڑے۔ اس لئے میں نے اس رسالہ کو کتاب کی صورت میں تبدیل کر دیا جو کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے شائع ہو چکی ہے۔ لیکن چونکہ احمدی جماعت کو واقف کرنے کے علاوہ غیر مبائعین کا سمجھانا بھی اور غیر احمدیوں کے دلوں سے ان غلط فہمیوں کو دور کرنا بھی جو ان میں ہمارے اعتقادات کی نسبت پھیلائی جاتی ہیں۔ نہایت ضروری ہے۔ اور اتنی بڑی کتاب نہ کثرت سے شائع کی جاسکتی ہے۔ اور نہ ہر ایک شخص اس کو پڑھ سکتا ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ایک ایسے مختصر ٹریکٹ میں مولوی صاحب کی غلط فہمیوں کو ظاہر کر دیا جائے جسے تمام غیر مبائعین اور غیر احمدی بھی آسانی سے پڑھ سکیں۔ اور اس کی اشاعت بھی کثرت سے ہو سکے ؛

جناب مولوی صاحب نے اپنے رسالہ کے شروع میں اسبات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ وہ نیک نیتی سے سب کام کر رہے ہیں۔ اور ہمیں اسبات کے قبول کر لینے سے کوئی چیز مانع نہیں۔ کہ وہ واقع میں نیک نیتی سے ہی سب کام کر رہے ہیں۔ لیکن ہم اسبات کے اظہار سے بھی نہیں رک سکتے۔ کہ نیک نیتی کے ساتھ ساتھ تعصب بھی ضرور شامل ہے۔ کیونکہ گو اسبات کو ہم تسلیم کر سکتے ہیں کہ وہ جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکا نہیں دے رہے لیکن اسبات کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ وہ ہماری تحریرات کو ٹھنڈے دل اور اطمینان قلب کے ساتھ پڑھتے ہیں بلکہ اس کے برخلاف ان کی تحریرات کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جوش و غضب سے مجبور ہو کر اپنی رائے سے اختلاف رکھنے والے کی تحریر پر کافی غور نہیں کر سکتے اور اس کے غلط معنے سمجھ کر اپنی غلط فہمی کا ازالہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ عادت انسان کے لئے بہت سی ٹھوکروں کا موجب ہو جاتی ہے ؛

ہم جناب مولوی صاحب کی اس نصیحت کو بھی قبول کرتے ہیں۔ کہ غلو نہایت بُری شئے ہے۔ اور مانتے ہیں۔ کہ غلو بھی انسان کو ویسا ہی تباہ کر دیتا ہے۔ جیسا کہ کسی کو اس کے درجہ سے گھٹانا۔ لیکن آپکے اس خیال کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ کہ کسی مصلح کی جماعت اسے اپنے درجہ سے گھٹاتی نہیں۔ اور تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ تمام مصلحین کی جماعتوں نے ان کے درجہ کے متعلق غلو سے کام لیا ہے۔ نہ تفریط سے۔ کیونکہ ہمارے سامنے خود ایسے لوگ موجود ہیں۔ کہ جو اپنے پیشواؤں کے درجہ کو بڑھانے کی بجائے گھٹانے کے عادی ہیں۔ چکڑالوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو حجت نہیں قرار دیتے۔ اور جہاں رسولوں کی اطاعت کا حکم آتا ہے اس سے مراد قرآن کریم کو لیتے ہیں۔ اسی طرح خوارج کا گروہ تھا۔ کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی کے علاوہ عام مسلمانوں کا سا درجہ دیتا تھا اور اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کے مفہوم کو غلط سمجھ کر حق سے دور ہو رہا تھا۔ پھر احادیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر کہدیا۔ کہ آپ عدل سے کام لیں۔ پس یہ بات غلط ہے۔ کہ تفریط سے کسی جماعت نے کام نہیں لیا۔ بلکہ اگر افراط سے کام لیا گیا ہے۔ تو تفریط سے بھی کام لیا گیا ہے۔ پھر ہم اس بات کے اقرار کرنے سے بھی نہیں رک سکتے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے

لہ مولوی صاحب اس حدیث کو پیش کر کے جس میں مسلمانوں کے یہودیوں اور عیسائیوں کے مشابہ ہو جانے کی پیشگوئی ہے۔ اشارۃً ہمیں ضالین بھی قرار دیتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ یہودی تو غیر احمدی ہیں۔ ضال احمدیوں میں ہونے چاہئیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے عیسائیوں کے مشابہ ہونیوالا گروہ بھی ان لوگوں کو قرار دیا ہے۔ جو یہی رفتار گفتار اور لباس میں عیسائیوں کے مشابہ ہو رہے ہیں۔ اور غیر احمدیوں کو ہی دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ پس اس شخص کی بات کو چھوڑ کر جو مغضوب علیہم اور ضالین کی اصلاح کے لئے آیا تھا۔ ہم آپ کی بات کس طرح مان لیں ؛ منہ

یبھیجے ہوؤں کی جماعتوں میں سے ایک جماعت بھی ایسی نہیں ملتی۔ جس کے اکثر افراد اس کی وفات کے ساتھ ہی بگڑ گئے ہوں۔ بلکہ وہ لوگ جو اس کے صحبت یافتہ ہوتے ہیں۔ ان کا بڑا حصہ ہمیشہ حق پر قائم رہتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے صحبت یافتوں کا ایک بڑا حصہ ہمارا ہم خیال ہے۔ پھر یہ بھی بات ہے۔ کہ اگر جناب مولوی صاحب کے مقرر کردہ اصل کو قبول کر لیا جائے۔ تو ہمیں پہلے جماعت احمدیہ کے تمام لوگوں کے عقائد معلوم کرنے ہوں گے۔ اور پھر ان میں سے جس شخص کے عقائد میں حضرت مسیح موعود کا درجہ سب احمدیوں کے عقائد کی نسبت کم ہو۔ اُسے قبول کرنا ہوگا۔ کیونکہ اگر اس کے سوا کسی اور عقیدہ کو قبول کیا جائیگا۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ماموروں کی جماعت میں سے بعض درجہ کو بڑھانے کی بجائے کم بھی کر دیتے ہیں۔ اور یہ بات جناب مولوی صاحب کی تحقیق کے بالکل خلاف ہے۔ پس جو احمدی حضرت مسیح موعود کے درجہ کو باقی سب احمدیوں کی نسبت گھٹا کر بیان کرتا ہے۔ اسی کا خیال صحیح تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور میں ایسے آدمی پیش کر سکتا ہوں۔ جن کے خیال میں حضرت مسیح موعود کی وہ باتیں جو آپ وحی سے نہ کہیں۔ ماننے کے قابل نہیں۔ اور ایسے آدمی بھی پیش کر سکتا ہوں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود نے چونکہ ہم کو نہ مانا۔ اس لئے بطور سزا ان کی عمر کم کر دیگئی۔ اور ایسے بھی جو کہتے ہیں۔ کہ آپ بلحاظ ماموریت کے جو کچھ فرماتے ہیں۔ درست ہے۔ لیکن مامور بھی بشر ہوتا ہے۔ اور بلحاظ بشریت گناہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک غیر مبائع صاحب نے پیسہ اخبار میں ایک خط لکھا ہے اور اس میں قبول کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود بھی نفسانیت سے پاک نہ تھے۔ بلکہ آپ میں بھی ایک حد تک شخصیت پائی جاتی تھی۔ پس اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو ان لوگوں کے خیالات کو اصل اور درست قرار دینا ہوگا۔ کیونکہ تفریط تو کوئی جماعت کر ہی نہیں سکتی۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ بعض لوگ افراط کرتے ہیں۔ اور بعض تفریط۔ لیکن ہمیشہ مامور کی صحبت پانے والا حصہ زیادہ تر حق پر رہتا ہے۔ نہ کہ افراط و تفریط میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ حق کو چھوڑتے ہیں۔ خواہ افراط کریں یا تفریط۔ وہ مامور کی فیض صحبت یافتہ جماعت کا ایک قلیل گروہ ہو سکتے ہیں نہ کثیر۔ ورنہ مامور پر ناکام جانے کا الزام آتا ہے۔

اسبات کے ظاہر کرنے کے بعد کہ مولوی صاحب کا اس امر سے حجت پکڑنا کہ ہمیشہ کسی مصلح کی جماعت اس کے درجہ میں افراط سے کام لیتی ہے۔ نہ کہ تفریط سے۔ اس لئے ہم حق پر ہیں۔ غلط ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کی وہ کونسی غلط فہمیاں ہیں۔ جن کے ازالہ کے لئے انہیں قلم اٹھانی پڑی ہے؟ سو یاد رہے کہ میں نے اپنے رسالہ القول الفصل میں لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو جزوی نبی ہم اس لئے نہیں کہہ سکتے۔ کہ آپ گو پہلے اپنے آپ کو جزوی نبی خیال کرتے تھے۔ لیکن بعد میں آپ نے اس عقیدہ کو ترک کر دیا۔ مولوی صاحب نے میرے منشاء کو سمجھے کے بغیر اپنے رسالہ میں لکھدیا۔ کہ میاں صاحب کے خیال میں پہلے تو مرزا صاحب جزوی نبی تھے۔ مگر بعد کے الہامات میں آپ کو نبی قرار دیا گیا۔ اور وہ میرا عقیدہ خیال کر کے مجھ سے اس الہام کا مطالبہ کرتے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود پہلے جزوی نبی تھے۔ لیکن اب نبی بنائے جاتے ہیں۔ (گو وہ خود اس الہام کے پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود کو جزوی نبی کہا گیا ہو) اسی طرح وہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے چند عبارات نقل کر کے ثابت کرتے ہیں۔ کہ دیکھو حضرت مسیح موعود ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ آپ کی نبوت سے صرف مکالمہ و مخاطبہ اور امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا مراد ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنی نبوت کی ایک ہی تشریح کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہر ایک ایسا انسان جس نے اللہ تعالیٰ کے عنایت کردہ فہم کو ضائع نہ کر دیا ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان دونوں باتوں سے مولوی صاحب کا مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ اور ان سے میری بات کی تردید نہیں ہوتی۔ کیونکہ نہ تو میں نے کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کو پہلے خدا تعالیٰ جزوی نبی کہتا تھا۔ اور بعد میں اُس نے آپ کو نبی بنا دیا۔ اور نہ میں نے یہ لکھا ہے۔ کہ پہلے حضرت مسیح موعود اپنی نسبت یہ لکھتے تھے۔ کہ مجھے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے۔ اور میری نبوت سے یہی مراد ہے۔ اور بعد میں اس سے بڑھ کر کوئی اور دعویٰ شروع کر دیا۔ بلکہ میں نے اپنے رسالہ القول الفصل کے صفحہ ۱۹ پر صاف لکھا ہے کہ

"میں اس مضمون کے ختم کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ مسئلہ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود پر دو زمانے گذرے ہیں۔ ایک تو وہ زمانہ تھا۔ کہ آپ کو جب اللہ تعالیٰ کی وحی میں نبی کہا جاتا تھا۔ تو آپ اس پرانے عقیدہ کی بناء پر جو اس وقت کے مسلمانوں میں پھیلا ہُوا تھا۔ اپنے آپکو نبی قرار دینے کی بجائے ان الہامات کے یہ معنی کر لیتے تھے۔ کہ نبی سے مراد صرف ایک جزوی نبوت ہے۔ اور بعض دوسرے انبیاء پر جو مجھے فضیلت دی گئی ہے۔ وہ بھی ایک جزوی فضیلت ہے۔ اور جزوی فضیلت ایک غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے"۔ اب اس عبارت پر غور کرو۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود پہلے جزوی نبی تھے۔ اور بعد میں نبی ہو گئے۔ یا اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ نبی تو ہمیشہ سے آپ کو کہا جاتا تھا۔ اور آپ شروع دعوےٰ سے نبی ہی تھے۔ لیکن ایک وقت تک احتیاط انبیاء سے کام لیکر آپ لفظ نبی کی تاویل کر لیا کرتے تھے۔ مگر کیسے تعجب کی بات ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب ایسی صاف عبارت کے ہوتے ہوئے لکھتے ہیں

"آپ اس حد تک اور بھی ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ بیشک یہی مجددیت والی نبوت ہی اوائل میں حضرت مسیح موعود کو ملی تھی۔ مگر آپ کا خیال ہے۔ کہ کچھ مدت بعد نبوت جزئی کے مرتبہ سے آپ کو ترقی دے کر نبوت تامہ کاملہ کا خلعت پہنایا گیا۔ اور اس کے مقابل میرا یہ دعویٰ ہے۔ کہ نبوت تامہ کاملہ کا خلعت آپکو کبھی نہیں پہنایا گیا"۔ (صفحہ ۳ غلطی کا اظہار)

اب انصاف پسند طبائع اسبات پر غور کریں۔ کہ میں تو صاف لکھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالےٰ کے الہامات میں نبی پہلے سے کہا جاتا تھا۔ لیکن عام مسلمانوں کے عقیدہ کے ماتحت آپ اس کی تاویل کر لیتے تھے اور مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میرے خیال میں حضرت

مسیح موعود پہلے جزوی نبی تھے۔ پھر نبی بن گئے۔ کیا القول الفصل کی وہ عبارت جو میں اوپر نقل کر آیا ہوں۔ کسی ایسی زبان میں ہے جسے مولوی محمد علی صاحب سمجھ نہ سکتے تھے۔ القول الفصل کی عبارت صاف ہے۔ اس کے معنے پیچدار عبارتوں میں پوشیدہ نہیں ہیں۔ لیکن جہاں غور و فکر کے بغیر ہی جواب دینے کا ارادہ ہو وہاں مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی طرف توجہ ہو تو کیونکر؟ لیکن اگر جناب مولوی محمد علی صاحب القول الفصل کے صفحہ ۱۵ کو پھر ایک دفعہ پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ میری جس غلطی کا ازالہ انہوں نے کیا ہے وہ درحقیقت انکی اپنی ہی غلطی تھی۔ اور یہ کہ انہوں نے بجائے میرے خیالات کا جواب دینے کے اپنی ہی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔ میرا مذہب ہرگز یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود پہلے جزوی نبی تھے۔ اور بعد میں نبی ہوئے بلکہ میرے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ دعوے سے ایک سے ہی نبی تھے۔ ہاں پہلے آپ اپنے آپ کو جزوی نبی قرار دیتے تھے اور اپنے الہامات کی تاویل کرتے تھے۔ لیکن بعد میں الہامات میں جب بار بار آپ کو نبی قرار دیا گیا تو آپنے ان الہامات کی تحریک سے اپنے اس عقیدہ کو بدلا کہ آپ جزوی نبی ہیں نہ کہ آپ کو جزوی نبی سے نبی بنا دیا گیا۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعودؑ کا جو حوالہ اس خیال کی تائید میں نقل کیا تھا اس میں حضرت مسیح موعود اس اختلاف کو وفات مسیح کا سا اختلاف قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ میں حضرت مسیح کی نسبت ایک وقت میں حیات کا قائل رہا اور پھر وفات کا۔ اور باوجود اس کے کہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا پھر بھی میں پہلے مسیح کی دوبارہ آمد کا قائل رہا۔ اب غور کرو کہ جب میںنے اپنی تائید میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس حوالہ کو نقل کیا تھا جس میں حضرت مسیح موعود نے نبوت کے متعلق اپنی تبدیلی رائے کو حیات و وفات مسیح کے ساتھ مشابہت دی ہے تو میری نسبت یہ کسطرح خیال کیا جا سکتا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود کی نسبت یہ خیال رکھتا ہوں کہ آپ پہلے جزوی نبی تھے۔ اور بعد میں نبی ہو گئے۔ کیا حضرت مسیح ناصری براہین لکھنے کے وقت زندہ تھے۔ اور بعد میں فوت ہو گئے کہ ہم یہ سمجھیں کہ حضرت مسیح موعود پہلے جزوی نبوت تھے اور بعد میں نبی ہوئے؟ کیا مسیح کی حیات اور اس کے دوبارہ آنے کے متعلق حضرت مسیح موعود کے عقیدہ کی تبدیلی اس طرح نہیں ہوئی کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح کی وفات کا ذکر تھا۔ اور باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کو مسیح موعود قرار دیا گیا تھا۔ آپ حضرت مسیح کو زندہ خیال کرتے رہے۔ اور انہی کی آمد کے منتظر رہے اور بعد میں بار بار کے الہامات سے آپکی توجہ اس طرف ہوئی کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اور آپ ہی مسیح موعود ہیں پھر جبکہ آپ اپنی نبوت کے عقیدہ کے متعلق اپنے دو مختلف بیانات کو اسی کے مشابہ قرار دیتے ہیں تو کیا اس کا یہی مطلب نہیں کہ جسطرح حضرت مسیح براہین لکھنے کے وقت بھی فوت شدہ تھے۔ حضرت مسیح موعود بھی شروع دعویٰ سے نبی تھے۔ اور جسطرح بعد کے الہامات سے آپ کی توجہ اسطرف ہوئی کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں اور آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں براہین لکھنے کے وقت بھی آپ کو الہاماً بتائی گئی تھیں اسی طرح حضرت مسیح موعود کو بار بار وحی الٰہی میں نبی اور رسول کے نام سے پکارے جانے سے آپ کی توجہ اس طرف منعطف ہوئی کہ آپ واقع میں نبی ہیں۔ گو آپ کو مدت سے نبی کہا جاتا تھا؟ پس میری ایسی صاف تحریر اور حضرت مسیح موعود کی ایسی صاف عبارت کے ہوتے ہوئے ایسے غلط مفہوم کو لوگوں میں پھیلانا جو کسی قیاس کے ذریعہ نہیں بلکہ میرے صاف الفاظ سے ردّ ہو چکا ہے کیا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ اور خود ہی ایک غلطی ایجاد کی ہے۔ اور پھر اس کا ازالہ کرنے لگ گئے ہیں؟

چونکہ ایک غلطی کا نتیجہ دوسری غلطی ہوتی ہے اسلئے ضرور تھا کہ مولوی صاحب میرے مضمون کو غلط سمجھ کر اور کئی غلطیوں میں پڑ جاتے۔ چنانچہ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ آپنے حضرت مسیح موعود کی مختلف تحریرات اس امر کے ثابت کرنے کے لئے نقل کی ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع پانے کا نام نبوت رکھتے رہے ہیں۔ اور ابتدائی تحریروں میں بھی انہی معنوں سے اپنے آپ کو نبی قرار دیتے تھے۔ اور بعد میں بھی انہی معنوں سے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت ایک ہی قسم کی رہی ہے۔ لیکن مولوی صاحب کو ان مختلف حوالجات کے تلاش کرنے کی ضرورت بھی صرف اسی غلط فہمی سے پیدا ہوئی ہے کہ گویا میرے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ پہلے جزوی نبی تھے اور بعد میں نبی ہوئے ہیں تو جیسا کہ پہلے ثابت کر چکا ہوں یہی عقیدہ رکھتا ہوں اور یہی درست ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ پہلے اپنی نبوت کا نام جزوی نبوت رکھتے رہے ہیں لیکن بعد میں کثرت سے نبی اور رسول کے لفظ سے اپنے آپ کو پکارا جاتا دیکھ کر آپ نے اپنے نام میں تبدیلی پیدا کی۔ اور معلوم کیا کہ میں جزوی نبی نہیں بلکہ نبی ہوں پس جبکہ آپ ہمیشہ سے نبی ہی تھے تو آپ کی تحریرات میں کوئی ایسا فرق کیوں آتا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا کہ آپ پہلے نبی نہ تھے۔ اور جبکہ آپ شروع سے نبی تھے۔ اور جیسے نبی ابتدائے دعویٰ کے وقت تھے ویسے ہی بلحاظ نبوت کے وفات کے وقت تھے تو کیا وجہ تھی کہ آپ آخری عمر میں اسبات کا اعلان کرتے کہ اب میری نبوت سے مراد امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا نہیں بلکہ اور ہے یہ بات تو دو ہی صورت سے ہو سکتی تھی یا تو اس صورت میں کہ حضرت مسیح موعود پہلے جزوی نبی ہوتے بعد میں نبی بنائے جاتے۔ تب ضروری تھا کہ آپ اپنا کوئی نیا کام بتاتے کہ اب میں جو نبی بنایا گیا ہوں۔ مجھے فلاں نیا کام سپرد کیا گیا ہے یا فلاں نیا انعام مجھ پر کیا گیا ہے یا اس صورت میں آپ کی تحریرات میں اختلاف ہونا چاہیئے تھا کہ پہلے آپ جن باتوں کے اپنے اندر پائے جانے کے مدعی تھے ان کے سوا نبیوں میں کچھ اور باتیں ہوتی ہیں۔ پس جب آپنے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا تو ان باتوں کے پائے جانے کا دعوےٰ بھی کرنا چاہیئے تھا۔ جن سے کوئی شخص نبی ہوتا ہے لیکن جب کہ یہ دونوں خیالات غلط ہیں نہ تو آپ جزوی نبی سے نبی بنائے گئے۔ اور نہ یہ کہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانے کے سوا نبوت کسی اور چیز کو کہتے ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں اختلاف کیوں ہوتا؟ افسوس ہو کہ جناب مولوی صاحب نے رسالہ القول الفصل میں وہ عبارات نہ دیکھیں جو صفحہ ۴ و ۵ و ۶ و ۷ پر میں نے لکھی ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالجات سے ان کی تصدیق کی ہے۔ جن کا یہ مطلب ہے کہ نبی کہتے ہی اسی کو ہیں جسپر کثرت سے اُمور غیبیہ

ظاہر کئے جائیں۔ اور خدائے تعالیٰ اور اس کے بھیجے ہوئے نبیوں اور قرآن کریم اور اسلام کی اصطلاح میں ایسے ہی شخص کو نبی کہتے ہیں۔ جبپر کثرت سے اُمور غیبیہ ظاہر کئے جائیں۔ کیونکہ اگر مولوی صاحب نے ان صفحات کو غور سے پڑھا ہوتا تو آپ میرے خلاف وہ حوالجات کیوں پیش کرتے جن میں حضرت مسیح موعودؑ کثرت مکالمہ و مخاطبہ اور امور غیبیہ پر اطلاع پانے کو اپنے نبی کہلانے کی وجہ بتلاتے ہیں کیا اِسبات سے میں نے انکار کیا تھا؟ جبکہ میں نے آپ کے نبی ہونے کے ثبوت میں خود آپ ہی کی کتب میں سے یہ ثبوت دیا تھا کہ نبی اُسے کہتے ہیں جبپر کثرت سے اُمور غیبیہ ظاہر کئے جائیں تو مولوی صاحب کے ایسے حوالے نقل کر دینے سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جنمیں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ میری نبوت سے مُراد کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع پانا ہے؟ کیا پہلے نبیوں کے نبی کہلانے کی کوئی اور وجہ تھی؟ پہلے نبی بھی تو اسی لئے نبی تھے کہ ان پر کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار ہوتا تھا۔ جیساکہ خود حضرۃ مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "یہ ضرور یاد رکھو کہ اس اُمت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔" ایک غلطی کا ازالہ مـ۳ حاشیہ۔

پس اسبات کے ثابت کرنے سے کہ حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ اپنی نبوت کے یہی معنے کرتے رہے کہ آپ کو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی تھی۔ نبوت کا ردّ نہیں ہوتا بلکہ نبوت ثابت ہوتی ہو۔ کیونکہ نبوت اسی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فلا یظھر علےٰ غیبہٖ احدا الا من ارتضےٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالےٰ سوائے اپنے رسولوں کے کسی کو غیب پر غلبہ عطا نہیں فرماتا پس کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع پانے کا یہ مطلب کیونکر نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ضرور نبی تھے۔ غرض کہ جب مَیں نے القول الفصل میں نبی کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ نبی اُسے کہتے ہیں جسے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جائے اور خود حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ نبی

ایسے ہی شخص کو کہتے ہیں تو میرے مضمون کے ردّ کرنے کے لئے ایسی عبارتوں کے نقل کرنے سے کیا فائدہ جن سے یہ ثابت ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ اپنے نبی ہونے کے یہ معنے کرتے رہے ہیں کہ آپ کو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے۔ جب کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع پانیوالے کو ہی نبی کہتے ہیں تو ان حوالوں سے تو یہ ثابت ہو گا کہ حضرت مسیح موعود ہمیشہ سے نبی تھے نہ یہ کہ آپ کبھی بھی نبی نہیں ہوئے وہ حوالے تو میری تائید میں ہیں نہ کہ میرے مخالف۔ ان حوالوں کو پڑھ کر شاید ان لوگوں کو تو دھوکا لگ جائے۔ جنہوں نے القول الفصل کو غور سے نہیں پڑھا لیکن جنہوں نے القول الفصل کا غور سے مطالعہ کیا ہے وہ تو انہیں پڑھ کر حیران ہوتے ہیں کہ مولوی صاحب تردید میں رسالہ لکھ رہے ہیں یا تائید میں۔ کیونکہ جو باتیں وہ میرے مضمون کی تردید میں پیش کرتے ہیں وہ درحقیقت میری تائید میں ہیں اور یہ سب اسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے جو میں پہلے بتا آیا ہوں کہ آپ کے خیال میں میرے نزدیک حضرت مسیح موعود پہلے جزوی نبی تھے اور بعد میں نبی ہو گئے۔ حالانکہ جیساکہ میں القول الفصل کی ایک عبارت نقل کر چکا ہوں اس نتیجہ پر وہ بغیر غور کے ہی پہنچ گئے ہیں۔ اور ایک عقیدہ انہوں نے خود ہی ایجاد کیا ہے اور خود ہی اُسکی تردید کرنی شروع کر دی ہے میرے رسالہ کا جواب تو وہ اسی طرح دے سکتے ہیں کہ یا تو یہ ثابت کریں کہ اُمور غیبیہ پر اس کثرت سے اطلاع پانا کہ گویا ان پر ایک غلبہ حاصل ہو جائے اس کا نام نبوت نہیں بلکہ انبیاء کے نبی کہلانے کی کوئی اور وجہ تھی اور یا یہ ثابت کریں کہ حضرت مسیح موعود کو اس کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع نہیں دیگئی۔ جس کثرت سے نبی ہونے کے لئے ضروری ہے مگر وہ یاد رکھیں کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود تو ایک طرف یہ فرماتے ہیں۔ "اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر اُمور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔" الوصیۃ۔ اسی طرح فرماتے ہیں "ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے لکل ان یصطلح۔ سو خدا کی یہ* اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔" چشمۂ معرفت مـ۳۲۵ اور دوسری طرف یہ فرماتے ہیں کہ "اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی۔ معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔"

(نزول المسیح مـ۸۳)

اِن تینوں حوالوں کو ملا کر پڑھو تو کیسا صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ نبی خدائے تعالیٰ اور اس کے نبیوں کی اصطلاح میں اُسے کہتے ہیں کہ جو کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع پائے (اور قرآن کریم بھی فلا یظھر علےٰ غیبہٖ کی آیت کے ماتحت ایسے ہی شخص کو نبی کہتا ہے) اور یہ کہ حضرت مسیح موعود کو اکثر گذشتہ انبیاء کی نسبت امور غیبیہ پر بہت زیادہ اطلاع دیگئی ہے جسکے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہیں کہ آپ یقیناً یقیناً بلا ریب بلحاظ نبوت ویسے ہی نبی ہیں جیسے پہلے انبیاء تھے۔ ہاں بلحاظ خصوصیات کے یہ بالکل درست ہے کہ پہلے نبیوں میں سے بعض شریعت لائے لیکن آپ کوئی شریعت نہیں لائے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء بلا واسطہ نبوت پاتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی کوئی ضرورت نہ تھی اسلئے حضرت مسیح موعود نے نبوت کا درجہ آپکی غلامی میں پایا۔ اور اگر دیکھنے والی آنکھ ہو تو وہ دیکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبی بننے والا اپنی شان میں بعض پہلے نبیوں سے بھی افضل ہو سکتا ہے۔

غرضکہ ہر ایک شخص القول الفصل اور مولوی صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مولویصاحب نے القول الفصل

---

* بعض شخص اپنی نادانی سے یہ کہدیا کرتے ہیں کہ لکل ان یصطلح کے ماتحت نبی کے جو معنے کہئے جاویں وہ ماننے کے قابل نہیں بلکہ ماننے کے قابل تو شریعت اسلام کی اصطلاح ہوگی مگر وہ نادان اتنا نہیں خیال کرتے کہ نبی خدا بھیجتا ہے یا کوئی اور۔ پس نبی وہ ہو گا جو خدا تعالیٰ کی اصطلاح کے مطابق نبی ہو نہ وہ جسے لوگ نبی کہدیں اور پھر کیا اسلام خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے مذہب کے سوا کسی اور شے کا نام ہے کیا یہ ممکن ہو کہ خدا تعالیٰ کی اصطلاح کچھ اور ہو اور اسلام کی اصطلاح کچھ اور

میرزا محمود احمد

جواب دینے کی ایک نہایت ناکام کوشش کی ہے اور غلط نتائج نکالکر ان کو رد کرنا شروع کر دیا ہے جیسا کہ بعض غیر مذاہب والوں کی یہ عادت ہے کہ وہ اسلام پر ایک اعتراض کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کی طرف سے اس کے جواب اپنے پاس سے بنا کر نقل کرتے ہیں لیکن یہ احتیاط کر لیتے ہیں کہ وہ جواب اصل جواب نہ ہوں بلکہ نہایت بودے ہوں پھر ان جوابات کو رد کر کے دھوکا دیتے ہیں کہ گویا اسلام کی کمزوری انہوں نے ثابت کر دی مگر اس سے اسلام کی کمزوری ثابت نہیں ہوتی بلکہ ان جوابات کی کمزوری ثابت ہوتی ہے جو ان کی اپنی ایجاد تھے مولوی صاحب نے بھی (کیونکہ میں یہ نہیں خیال کر سکتا کہ انہوں نے جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ایسا کیا ہے) میرے مضمون کے پہلے ایک اور معنے کئے ہیں جو میرے لفظوں سے ثابت نہیں۔ اور پھر اس ایجاد کردہ مطلب کو رد کرنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں اُوپر بتا آیا ہوں ان کے جوابات سے القول الفصل کا مضمون رد نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف ان خیالات کا رد ہوتا ہے جو مولویصاحب موصوف نے میری طرف منسوب کئے ہیں۔ اور القول الفصل ابھی اسی طرح بے جواب پڑا ہے۔ جس کا جواب دینا ابھی ان کے ذمہ باقی ہے۔ اور وہ جواب تبھی درست ہو سکتا ہے جبکہ وہ یہ بات ثابت کر دیں کہ نبی کی تعریف وہ نہیں جو میں اُوپر کر چکا ہوں اور جو میں نے القول الفصل میں ثابت کی ہے یا یہ کہ وہ تعریف حضرت مسیح موعود ؑ پر صادق نہیں آتی۔ اور پھر یہ بھی ثابت کریں کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے اپنے سوا کسی اور مجدد کی نسبت بھی کبھی یہ لکھا ہے کہ اُسے بھی پہلے انبیاء کی طرح کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی تھی۔ لیکن وہ یہ یاد رکھیں کہ وہ ہرگز اس امر کو کبھی بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ پس دیگر مجددین کو آپ کے ساتھ شامل کرنا درست نہیں ہم مانتے ہیں کہ ان کو بھی الہام ہوتے تھے۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ بعض کو کثرت سے بھی امور غیبیہ پر اطلاع دیگئی ہوگی۔ لیکن ثابت کرو کہ حضرت مسیح موعود نے جس طرح اپنی نسبت لکھا ہے۔ انہیں سے بھی کسی کی نسبت یہ لکھا ہو کہ اسے اس کثرت سے اُمور غیبیہ پر اطلاع دیگئی ہے۔ جسطرح پہلے انبیاء کو۔ پس جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ "جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ **اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں**" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

حضرت مسیح موعود ؑ کے سوا اس اُمت میں اور کوئی شخص نبی نہیں* کہلا سکتا۔ اور نہ نبیوں کی سی نبوت کسی کو ملی ہے ہاں جزوی نبوت کے بیشک بعض لوگ مستحق ہوئے۔ لیکن جزوی نبوت درحقیقت کوئی نبوت نہیں بلکہ بعض کمالات نبوت پانے کا نام ہے۔ اور جو شخص صرف رؤیائے صالحہ دیکھ لے اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ نبوت کا ایک جزو اس میں پایا جاتا ہے مگر وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب تک حضرت مسیح موعود اپنی نبوت کو جزوی نبوت خیال کرتے رہے آپ اپنے آپ کو نبی نہیں قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ تریاق القلوب کے وقت میں آپ نے اپنے آپ کو غیر نبی قرار دیکر مسیح سے اپنے من کل الوجوہ افضل ہونے سے انکار کیا ہے لیکن بعد میں اپنے افضل ہونے کا اس بناء پر کہ آپ کو بار بار نبی کہا گیا ہے بڑے زور سے اعلان کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء سے لیکر اس کے بعد جب سے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے افضل ہونے اور اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ کبھی اپنی نبوت کو جزوی یا ناقص نبوت نہیں قرار دیا گیا۔ اور اگر ایسا ہو تو اس کا ثبوت دیا جاوے۔ تریاق القلوب تک بے شک اپنے آپ کو جزوی نبی دیتے رہے جو سنہ ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی۔ اور سنہ ۱۹۰۲ء میں شایع ہوئی۔ لیکن سنہ ۱۹۰۱ء سے آپ نے اس عقیدہ کو بالکل ترک کر دیا اور حقیقۃ الوحی سے ثابت ہے کہ اس کے ترک کرنے کا باعث انکشاف تام تھا۔ اور وحی الٰہی سے اس طرف توجہ منعطف ہوئی تھی۔ پس آپ کی نبوت کو اب جزوی نبوت نہیں کہا جا سکتا۔

مولوی صاحب نے اسی غلطی میں پڑ کر جو میں نے پہلے بیان کی ہے کچھ سوالات بھی کئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر سنہ ۱۹۰۲ء میں دعوےٰ نبوت کیا ہے تو پھر لو تقول والی آیت سے کیوں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہ جب مسیح موعود ؑ کے دعوے کے باوجود آپ کئی سال تک جزوی نبی رہ سکتے تھے۔ تو بعد میں کیوں آپ کا نبی ہونا ضروری ہوا اسی طرح یہ کہ حضرت مسیح موعود ؑ لکھتے ہیں کہ جو شخص کثرت مکالمہ مخاطبہ سے زیادہ کسی اور نبوت کا دعوے کرے تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہر ایک دانا شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ سب سوالات اس غلط فہمی کا نتیجہ ہیں جو میں اُوپر بتا آیا ہوں اور چونکہ نہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود ؑ سنہ ۱۹۰۲ء سے نبی بنائے گئے۔ اور نہ یہ کہ نبی کے لئے اُمور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانے کے سوائے کسی اور شے کی بھی ضرورت ہے اس لئے مجھ پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتے یہ اعتراضات تو آپ کے ایجاد کردہ خیالات پر ہی پڑتے ہیں پس آپ ہی ان کے جواب دینے کی تکلیف کریں۔ میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے جواب دینے کا ذمہ دار ہی نہیں۔

ممکن ہے بعض لوگ حضرت صاحب کا سنہ ۱۸۹۹ء کا ایک حوالہ نقل کر دیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا یا بلا واسطہ نبوت پانا شرط رکھا ہے۔ اور اس سے یہ ثابت کرنا چاہیں کہ حضرت مسیح موعود ؑ نبی نہیں سو یاد رہے کہ یہ حوالہ تو سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کا ہے۔ اور یہی تو حوالہ ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ پہلے اپنی نبوت سے کیوں انکار کرتے تھے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام مسلمانوں کے خیالات کے مطابق خیال کرتے تھے کہ نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا یا بلا واسطہ نبوت پانا شرط ہوتا ہے اور چونکہ آپ میں یہ شرائط نہیں پائی جاتی تھیں اس لئے آپ اپنے الہامات میں نبی کے لفظ کی تاویل کر دیتے تھے لیکن جیسا کہ میں اوپر حضرت مسیح موعود کے حوالجات سے ثابت کر آیا ہوں۔ سنہ ۱۹۰۱ء سے آپ نے اپنے الہامات سے متنبہ ہو کر اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا۔ اور اب نبی کی وہ تعریف

---

* بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس بات کا علم کسطرح ہو کہ کسی کو اس حد تک کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی گئی ہے یا نہیں جو نبی ہونے کے لئے ضروری ہے۔ سو انہیں یاد رہے کہ نبی خدا بناتا ہے نہ کہ انسان۔ جب کسی کے الہامات اس کثرت کو پہنچ جاتے ہیں جس پر وہ کسی کو نبی بناتا ہے تو وہ خود اس کا نام نبی رکھتا ہے۔ ہمیں اس فکر کی کیا ضرورت ہے کہ کثرت سے کیا مراد ہے۔ قلت کو ہم سمجھ سکتے ہیں اور کثرت کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے وہ خود نبی کے نام رکھتا ہے اور خود ہی فیصلہ کرتا ہے کہ ایک کوئی شخص نبی کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ مرزا محمود احمد

بھی جو لوگوں میں مشہور تھی ترک کر دی اور جیسا کہ میں اوپر حوالہ دے چکا ہوں۔ آپنے صاف لکھدیا کہ خدا کی اصطلاح میں اور نبیوں کے محاورہ میں نبی کی تعریف صرف یہ ہے کہ کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ اُسے حاصل ہو جو امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ پس اس تعریف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد میں غلط قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا یا دوسرے نبی کا متبع نہ ہونا شرط نہیں پس جس تعریف کو حضرت مسیح موعود غلط قرار دیتے ہیں اور جن باتوں کو نبوت کے لئے شرط ہی نہیں قرار دیتے۔ ان سے آپکی نبوت کے خلاف یا میرے عقیدہ کے خلاف حجت کس طرح پکڑی جا سکتی ہے؟ اور جبکہ خود قرآن کریم بھی فلا یظھر علیٰ غیبہ والی آیت میں کھلے الفاظ میں اسی خیال کی تائید کرتا ہے جو حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء کے بعد ظاہر فرمایا۔ تو پھر تو مومن کو شک کی گنجائش ہی نہیں رہتی ؛

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تریاق القلوب گو اکتوبر ۱۹۰۲ء میں شایع ہوئی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ ۱۸۹۹ء کے دسمبر میں تیار ہو چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب کے حوالہ کو ریویو کے حوالہ سے جو جون ۱۹۰۲ء کا ہے منسوخ قرار دیا ہے۔ حالانکہ تاریخ اشاعت کے لحاظ سے تریاق القلوب بعد کی ہے۔ اور ریویو پہلے کا پس حضرت مسیح موعود کا اس عقیدہ کو جو ریویو میں ظاہر فرمایا ہے ناسخ قرار دینا (اس کا جو تریاق القلوب میں ہے) اس بات کا ثبوت ہے کہ تریاق القلوب پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔ اور جب ہم اس کتاب کو دیکھتے ہیں تو کتاب کے خاتمہ سے صرف بائیس صفحہ پہلے لکھا ہوا ہے کہ آج ۵ - دسمبر ۱۸۹۹ء کو ہم یہ مضمون لکھ رہے ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ کتاب ۱۸۹۹ء کو لکھی گئی گو شایع ۱۹۰۲ء میں ہوئی (مفصل دیکھو حقیقۃ النبوۃ) پس جناب مولوی صاحب کا تریاق القلوب سے یہ سند پکڑنا کہ وہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے اور اس سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود غیر نبی تھے درست نہیں کیونکہ وہ درحقیقت ۱۹۰۱ء سے پہلے کی ہے ؛

میں اس جگہ اسبات کا جواب دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ مولوی صاحب نے بعض حوالوں سے جو یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو مجازی نبی کہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ نبی نہ تھے (اور بتانا چاہتا ہوں کہ) یہ بات بھی ایک غلط فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ مجازی کا لفظ حقیقی کے مقابل میں ہوتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود نے خود ہی حقیقی نبی کے یہ معنے کر دیئے ہیں کہ جو شریعت جدیدہ لائے پس مجازی کے صرف یہ معنے ہوں گے کہ آپ کوئی نئی شریعت نہ لائے نہ یہ کہ آپ نبی ہی نہیں۔ آپنے عوام کو ان کے اپنے عقائد کے مطابق نبوت کا مسئلہ سمجھانے کے لئے جو اصطلاح قرار دی ہے۔ اس کے رُو سے آپ حقیقی نبی نہیں بلکہ مجازی نبی ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے نبی کی جو تعریف کی ہے اس کے رُو سے آپ نبی ہیں اور خود آپنے ایک غلطی کے ازالہ میں لکھا ہے کہ "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظھر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا" پس قرآن کریم کی نبی کی تعریف کے مطابق تو آپ نبی تھے۔ ہاں عوام کو سمجھانے کے لئے جو آپنے حقیقی نبی کے یہ معنے کئے ہیں کہ جو شریعت جدیدہ لائے ان معنوں کے مطابق آپ مجازی نبی تھے جس کے صرف یہ معنے ہیں کہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے ؛

میں آخر میں طالبان حق سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک دفعہ پھر القول الفصل اور مولوی صاحب کے غلطی کے اظہار کو پڑھ کر دیکھیں کیونکہ انہیں ان کے دوبارہ پڑھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ مولوی صاحب اپنی ہی ایجاد کردہ غلطیوں کا ازالہ کیا ہے نہ کہ میرے رسالہ القول الفصل کا۔ اور نبوت کے متعلق بحث ابھی اسی جگہ پر ٹھہری ہوئی ہے۔ جہاں تک القول الفصل کے بعد وہ پہنچ چکی ہے۔ اور مولویصاحب کے رسالہ نے سوائے اسبات کے ظاہر کرنے کے کہ آپ جس شخص کو غلطی پر سمجھتے ہیں اس کے مضمون کو سمجھنے کے بغیر ہی جواب لکھنے کے عادی ہیں اور کچھ ثابت نہیں کیا۔ اور یہ بات ایسی ہے جس کے ثابت کرنے سے اسکو ثابت نہ کرنا بہتر تھا۔ اور جو لوگ ان دونو رسالوں کا مقابلہ کرنا چاہیں وہ القول الفصل کے صرف ابتدائی ۲۷ صفحات اور پھر مولوی صاحب کا جواب پڑھ لیں۔ سارا القول الفصل پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ نبوت کی بحث صرف انہی صفحات میں ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ طالبان حق مسیح موعود کی نبوت کے مسئلہ پر ایک دفعہ پھر غور کریں گے۔ کیونکہ حق کا انکار انسان کو بہت سی صداقتوں سے محروم کر دیتا ہے اور مومن تو کسی صداقت سے محروم رہنا نہیں چاہتا۔ پس میں ہر اس شخص سے جو صداقت معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ صرف لفظوں پر نہیں بلکہ حقیقت پر غور کرے اور کچھ نہیں تو صرف اس امر کو ہی دیکھے کہ کس طرح میری مخالفت میں بات سمجھنے سے پہلے ہی جواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے جو ثبوت ہے اسبات کا کہ حق میری ہی طرف ہے۔ اور خدا کی قسم حق میری ہی طرف ہے کیونکہ مجھے خود اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا بتایا ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ پس میں آپکے علیٰ وجہ البصیرت نبی مانتا ہوں نہ ایسا کہ آپ کوئی جدید شریعت لائے۔ اور نہ ایسا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے باہر تھے بلکہ ایسا کہ آپ کی سب زندگی قرآن کریم کی اتباع میں گذری اور ایسا کہ آپنے جو کچھ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں پایا اور اس سے آپ کی نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور آپ کا سب سے بڑا درجہ یہی تھا کہ آپ اُمت محمدیہ میں سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار تھے۔ میں آخر میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے نبوت مسیح موعود کو سمجھنا ہو وہ میری کتاب حقیقۃ النبوۃ کو ضرور پڑھیں جو غیر احمدیوں اور غیر مبایعین کو مفت بھیجی جائے گی ؛

خاکسار میرزا محمود احمد از قادیان دارالامان

از محکمہ نائب نظامت

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی -

بعدالت مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نائب ناظم و منصف درجہ اوّل ریاست مالیر کوٹلہ

مقدمہ دیوانی ۹۴ مرجوعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء

گھلو مل پسر مچھمن مل و داوتم چند پسر بھوجل بانیہ منڈی احمد گڑھ علاقہ مالیر کوٹلہ مدعی بنام حکمان پسر گنگا رام جٹ حلوائی ساکن موضع سماں علاقہ انگریزی - مدعاعلیہ

دعوے دلاپانے مبلغ ما صہ صہ

مقدمہ عنوان الصدر میں تعمیل سمن مدعاعلیہ پر نہیں ہوئی اور مدعی چاہتا ہے کہ نوٹس اخبار میں دیا جاوے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۱۵ء بوقت دس بجے دن کے حاضر عدالت ہذا میں ہو کر پیروی وجواب دہی مقدمہ کرے ورنہ بعد انقضاء میعاد کے بوجہ عدم حاضری مدعا علیہ کے کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ المرقوم ۷ - مارچ ۱۹۱۵ء

آج ہمارے حکم اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ؛ محمد نواب خان ثاقب نائب ناظم احمد گڑھ ریاست مالیر کوٹلہ ؛